

خطبہ جمعہ

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ غیروں سے بھی محبت ہم دوی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ روح ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں

جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق دیدیتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ اپریل سن ۱۹۵۶ء - مقام احمد مسجد حوری

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شاخ کر رہا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرمائیں اس کے ذرا کرم محمد یعقوب مولوی فاضل اخبار شنبہ زود نویسی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
جیسا کہ میں نے پہلے سے پہلے
خطبہ میں لکھا ہے میں بیان کیا تھا جو اخبار
میں بھی چھپ چکا ہے۔ اگر کسی کی وجہ
سے

میری طبیعت

کچھ خواب ہو گئے تھے۔ لیکن ڈاکٹروں نے
پتہ لگا لیا کہ دراصل آنتڑیوں اور
کئی خرابی اس کا اصل باعث ہے۔ چنانچہ
ان کے علاج سے طبیعت بحال ہوئی۔
لیکن جب جسم پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے
تو باقی تمام اعصاب بھی متھل متھل ہو جاتے
ہیں۔ جب میں لڑکھوں سے چلا ہوں تو
میری طبیعت بڑی خراب بنتی ہے۔ لیکن جب
مجم یا بل پوسٹے تو بارہودا میں کہے کہ
ایک چھپے ٹھکانہ پر جوں جوں سے کچھ
دیر کے لئے قیام کرنا تھا۔ ہمارا ایک
موتو جس میں مسورتا ہوا تھیں غلطی
سے آگے نکل گئی۔ اور اس کی وجہ سے
طبیعت میں سخت گھبراہٹ اور تشویش
پیدا ہوئی۔ پھر بھی یا بل پوسٹے ہی
طبیعت اتنی اچھی ہو گئی کہ یوں معلوم
ہوتا تھا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں لگ رہی
ہو چینی۔ پھر پھر سخت سردی ہی طبیعت پھر
خراب ہو گئی۔ گو لوگ کہتے ہیں کہ کچھ
دول کے بعد

سہمی کی یہ کیفیت

جانتے رہے گی اور موسم اچھا ہو جائے گا۔
چنانچہ آج ویسی سردی نہیں اور دھوپ
بھی ملتی ہوئی ہے۔ مگر میری طبیعت پر سے
ابھی سردی کے حملہ کا اثر لگا نہیں رہا حال
اب تو جمع آگے ہیں اور میں کچھ نہ کچھ
بوسا شفتہ کو ناہی پڑے گا۔ پھر ملنے سے

جیسا کہ دوستوں کا خیال ہے میں سردی
کم ہو جائے اور طبیعت ٹھیک ہو جائے۔
قرآن کو میں اللہ تعالیٰ سے فرماتا ہوں کہ
یہ معنی ہمارا اتمام ہے کہ ہم سے لوگوں
کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے
اور مسلمانوں کے دلوں میں

ایک دوسرے کی محبت

پیدا کر دی ہے اگر یہ انعام ہماری طرف
سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے
لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا
نہ کر سکتے۔ (انفال ۸۱۷) یہ آیت توراتی
ہے کہ رسول کو تم سے اللہ علیہ وسلم سے
مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات
کے بعد جو بھی اسلام کا کام کرے وہ اس سے
محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اسی
طرح بھائیوں بھائیوں کی جو اس میں محبت
ہو یہ بھی ایمان کی علامت ہے اور یہ
اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالیٰ کی دین سے
پیدا ہوتی ہے نہ دنیوی اموال سے پیدا
نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
پیدا کر کے اور پھر ایک مرد بنا کر ایک نئے
سورے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہمارا
جماعت کے لئے موقع پیدا کر دیا ہے۔ اور
میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل
کرنے کا موقع ملتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ
کے فضلوں کے دارش ہوتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

سنہ ۱۸۷۰ء میں جب فسادات ہوئے تو بعض
احمدی دوسرے احمدیوں کی خبر لینے کے
لئے پچاس پچاس میل تک خطہ کے
معاشرے میں سے گزر کر گئے۔ اور انہوں نے

احمدیوں کی مدد کی۔ ایک عورت ہمارے
پارسیا کوٹ کے علاقے سے آئی۔ اور
اس نے بتایا کہ ہمارے گاؤں میں دو
تین احمدی ہیں جن کو لوگ باہر نکلنے نہیں
دیتے اور اگر نکلیں تو ان کو مارے ہیں آخر
میرے سوچا کہ میں خود ان کے حالات
سے آپ کو اطلاع دوں۔ چنانچہ میں پیدل
چلوں گیا کوٹ پوچی اور پھر سیاہ کوٹ
سے لڑکھوں آئی۔ اس پر میں نے اسی وقت
ایک خانہ تیار کیا۔ جس میں کچھ لڑکھوں
کے دوست تھے اور کچھ باہر کے اور
میں نے انہیں کجا کہ جاؤ اور ان دوستوں
کی خبر لو۔ اسی طرح

سیاہ کوٹ کی جماعت

سے بھی جو کہ وہ ان کا خیال رکھے اب
یہ اس باہمی محبت کا ہی نتیجہ تھا جو اللہ تعالیٰ
نے ہمارے دلوں میں پیدا کر دی ہے۔
بظاہر یہ ایک معمولی چیز نظر آتی ہے لیکن
اس کے اثرات بڑے بھاری ہوتے ہیں۔
پھر یہی نہیں کہ احمدیوں کے دلوں میں
ایک دوسرے کی محبت پائی جاتی ہے۔
بلکہ غیر احمدیوں میں بھی ایسی مثالیں پائی
جاتی ہیں کہ ان کا ایک طبقہ احمدیوں کو
ماتا پھرتا تھا اور دوسرا طبقہ احمدیوں کی جائز
بچائے کے لئے آگے جاتا تھا۔ لاہور میں
ایک ایک گھر پر غیر احمدی حملہ کر کے آگے۔
اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم نے اس مکان
کو چھوڑ دینا اور احمدیوں کو مار ڈالنا ہے۔ اس پر

ایک غیر احمدی عورت

اس مکان کو چھوڑنے کے لئے آگے لیڈ گئی اور
کہنے لگی پہلے مجھے مارنے سے روک دو۔
پھر بے شک آگے بڑھ کر احمدیوں کو مار

لینا دے نہ جب تک میں زندہ ہوں میں نہیں
آگے نہیں بڑھنے دوں گی۔ اسی طرح ایک
دوست نے سنایا کہ ان کے گھر پر حملہ ہوا اور
مخالفین کا ایک بہت بڑا ہجوم ان کے
مکان کی طرف آیا۔ اس وقت برآمدہ میں
بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں وہ کئی دیکھتے
ہیں کہ جب حملہ کرنے والے قریب آئے
تو ایک نوجوان جو ان کے آگے آگے
تھا گا لیاں دیتے ہوئے مکان کی طرف
پڑھا اور کہنے لگا ان مرزا بھول کو مار دو
مگر جس وقت وہ لوگ مکان کے پاس پہنچتے
تھے تو وہ نوجوان اب کوڑنے کے لئے بڑھ
دیتا۔ اور اس کے ٹرے کے کچھ سے دوسرے
لوگ بھی مڑ جاتے تھے۔ آخر کچھ دیر کے
بعد وہ لوگ واپس چلے گئے۔ اتنے
میں ان کے دوسرے بھائیوں کی طرف سے
ایک مہتری داخل ہوا جو ان کے ماتحت کام
کرتا تھا اور جیسے انہوں نے ہی ملازم کو لیا
تھا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ ان لوگوں
کے آگے کون نوجوان تھا میں نے دیکھا
ہے کہ پہلے وہ گا لیاں دیتے ہوئے آگے
بڑھتا مگر پھر وہ اور اس کا ایک ہی دونوں مڑ
جاتے اور ان کے ٹرے جانے کی وجہ سے باقی
ہجوم مڑ جاتا وہ کہنے لگا یہ دونوں میرے
بیٹے تھے۔ میں نے انہیں بلا کر کہا تھا کہ مجھے
پتہ ہے کہ کلا ان کے مکان پر حملہ ہو گا۔ مگر
انہوں نے مجھ پر یہ احسان کیا ہوا ہے کہ انہوں
نے مجھے بھی ملازم لیا ہے اور نہیں بھی اب
تہہ راز ہے کہ تم ہیں

احسان کا بدلہ اٹاؤ

یہ لڑکھیاں رہتے انہوں نے پڑھا لکھا کر کے وقت
مرد ہونے اور خود ان پر مثال ہو کر آگے
آگے ہونے اور کہنے لگے مجھے جو ہم بتا رہے

کہ تم نے کسی گھر پر حملہ کرنا ہے، مگر جب وہ نکالیں دیتے ہوئے قریب آتے تو کہتے اس منزل کے گھر میں کیا رکھا ہے۔ چلو ہم تمہیں اور گھر بتاتے ہیں جس کے سیف دلوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور جمال بڑا سا لگان ہے، اس طرح وہ ان کو دیر سے گئے۔ اور آپ کا گھر بچ گیا۔ فرض قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ یہ ہمارا احسان ہے۔ کہ تم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے۔ اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے۔ بلکہ جو مومن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی مومنوں کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

احزاب کی جنگ

ہوئی۔ تو ایک عرب سردار قیس بن مسود اشجعی جو اسلام لایچکے تھے۔ لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں، آپ نے فرمایا نہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے۔ اور انہیں کہنے لگے تمہیں پتہ ہے، میں عربوں کا سردار ہوں، اور ان کی مجال میں میں بیٹھتا ہوں، میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں، کہ قریش کہتے ہیں کہ یہودیوں نے ہم سے خدا کی قسم ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی جن کو انہیں ضمانت کے طور پر دے دو۔ تاکہ اگر تم غدار کی کرو۔ تو وہ انہیں قتل کر دیں۔ میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم مجھے گناہم اپنے ستر آدمی ہمیں دے دو تاکہ اگر تم غدار کی کرو۔ تو ہم انہیں مار سکیں۔ اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں۔ اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں۔ تو ہمیں کھو لینا چاہیے۔ کہ ان کی نیت خراب ہے، اور تمہارے ساتھ مزد غدار کی کریں گے۔ اس کے بعد وہ عربوں کے پاس پہنچا، اور اس نے ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی حدیث میں رہتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر ہی اندر مل چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ غدار کی کرنے والے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ تم اللہ سے ستر آدمی ضمانت کے طور پر مانگو تاکہ اگر وہ غدار کی تو تم ان کو قتل کر سکو چنانچہ

اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف ہتھیار بھجوا دیے، کہنے شک تم اس وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن یہ ستر آدمی ہمارے ساتھ نہ آئے۔ تاکہ اگر تم غدار کی کرو۔ تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ انہوں نے جواب بھجوا دیا کہ پیلے تم اپنے ستر آدمی ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ تاکہ اگر تم غدار کی کرو۔ تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آ گیا کہ یہودیوں کے دلوں میں بدبینی ہے۔ اور یہودیوں کو قریش پر بدظنی ہو گئی، جب دونوں میں بیوٹ بڑھ گئی۔ تو عربوں نے سوچا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا، کہ جس طرف یہودی ہیں۔ اس طرف سے ہم ہمیں یہ داخل ہو جائیں، مگر اب تو یہودی بھی بدبیت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہیے۔ چنانچہ رات کو انہوں نے واپس کا فیصلہ کیا، اور اب فیصلہ فیصلہ کیا، کہ بڑے بڑے اسرہوں کو بھی اس کی اطلاع نہ ہوگی۔ اور سفیان جو عربوں کا سردار تھا، اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا۔ ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا۔ کہ مسلمانوں نے آج ہم پر شیطان مارنا ہے۔ چنانچہ راتوں رات انہوں نے جیسے اٹھ کر اور بھاگنا شروع کر دیا۔ اور سفیان رات کو اٹھا۔ تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا کہ جیسے کہاں گئے۔ کسی نے کہا کہ ہمارے پیچھے جا رہے ہیں۔ کہتے لگا عجیب بات ہے۔ مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر اس قدر گھبرا ہوا تھا، کہ اونٹنی پر سوار ہو کر اسے اڑایا مارنے لگ گیا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی، اور دم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ آخر کسی نے کہا کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے، اور تم دم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو جب صبح ہوئی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو آواز دی۔ اور فرمایا کوئی ہے۔ ضد بفر ایک صحابی تھے، وہ کہتے ہیں۔ میں بول پڑا۔ اور میں نے کہا۔

یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور مگر اس وقت اتنی سخت سردی پڑی تھی، کہ صحابہ کہتے ہیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز تو سن رہے تھے، مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی، کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی ہی ہوئی تھیں، پھر دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابی بولے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا تم انہیں کوئی اور۔ صحابہ بول پھرتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے، مگر سردی اتنی شدید

تھی، کہ ہمارے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی، پھر تیسری بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی۔ اور اس صحابی نے پھر کہا۔ کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا۔ تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا، اور واپس آ کر کہنے لگا، کہ یا رسول اللہ وہاں تو دشمن کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں، تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی۔ اور اس نے ایک ایسی تدبیر کی جس کے نتیجے میں دشمنوں میں بیوٹ بڑھ گئی، ہمارے ہاں بھی فساد کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے۔ بڑی بڑی ترابیاں کر کے (حمیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے، جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے۔ کہ ہم نے انسان کی فطرت کو پاکیزہ بنایا ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ انہی مخالفوں میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو گئے، جو احمدیوں کی جانب سے بچانے کے لئے آئے آگئے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ چاہے مذہب یا سیاسی لیڈر لوگوں کو دھوکا دے کہ ان کی فطرت کو کتنا ہی مسخ کر دیں، پھر بھی

نیکی ضائع نہیں جاتی

شکار پروردگار سے اپنی رزق مجھے ایک پٹھان کا خط آیا۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ میں دل سے احمدیت کی طرف مائل تھا، مگر مجھے جرأت نہیں ہوتی تھی۔ کہ میں اس کا اظہار کروں۔ اب پنجاب کے واقعات کی خبریں یہاں پہنچیں۔ تو میں نے اپنے دل سے کہا، کہ گنہگار تھے ہمیشہ

شہادت کی خواہش

رہتی تھی، اب خدا تعالیٰ نے ایک موقع پیدا کر دیا ہے۔ اگر یہ موقع گزر گیا، تو پھر مجھے کب شہادت نصیب ہوگی، پس اگر تو نے شہادت حاصل کرنی ہے، تو آج ہی احمدیت کو قبول کر۔ تاکہ اگر تیری قسمت میں شہادت ہو تو وہ مجھے مل جائے۔ فرض اللہ تعالیٰ نے یہ ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے۔ مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور ان کی قربانی کے عذر کو تسلیم کرنے سے

نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر جو میں ہزار تھا، مگر وہ گھٹا کر اسے پندرہ سو ہزار بنا دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد صرف باہر ہو گئی، مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بنا دیا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر یہ وہ شکست کھا گیا، اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ وہ جانتے تھے، کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں۔ یہ خندق جو چند دنوں میں گودی تھی، زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہو گئی، اور گھوڑے یعنی دھو چار چار گز تک بھی جھلانگ لگا لیتے ہیں، پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا، چنانچہ گھوڑے دفعہ ایسا ہوا۔ کہ ان کے گھوڑے اس خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے غلطی یہ ہوئی، کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے، اور سمجھتے تھے، کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا، تو سب کو مار لیا، لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی طرف رخ کرتے تھے، مسلمان پاگل ہو جاتے تھے، اور وہ بھیڑوں اور لکڑیوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے، چنانچہ باوجود جینے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا، بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے، پس

انہوں نے غلطی یہ کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرتے تھے، حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا عشق تھا، کہ اس موقع پر ان کا بچہ پیچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا، یہ وہ محبت تھی، جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی، اور پھر ان کی جو آپس میں محبت تھی، اس کا نتیجہ بھی

ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو میں ہیں وہ بھائیوں کا طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ گو بعض ایسے بھی مالا تھ ہیں۔ جو کہیں لکھے ہو جاتے ہیں۔ تو باقی بھائیوں سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہیں تا جملہ میں یہ قصص نظر آتا ہے۔ ان کے پاس ہی کسی اور بھائی کی دکان ہو۔ تو وہ اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا یہ ملازمتوں میں ترقی کا سوال ہو تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ گو ایسے ہی غصے پائے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دفعہ دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا۔ کہ مجھے عہدہ ملے۔ اور دوسرا چاہتا تھا۔ کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی۔ اور کہنے لگی دعا کریں۔ کہ دونوں میں سے کسی ایک کو یہ عہدہ مل جائے۔ میں نے سمجھا۔ کہ اس کے دل میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خداوند اس بات کا مستحق ہے کہ اسے یہ عہدہ ملے۔ لیکن اگر اسے نہیں ملتا۔ تو بہر حال یہ عہدہ دوسرے احمدی کو ملنا چاہیے۔ کسی اور کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ایسے غصے بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ اعضاء قائم رہے۔ جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ بعض جو غیر دل میں پایا جاتا ہے۔ احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ اور ان کی آپس کی محبت ماتی رہی۔ تو ان کی طاقت ٹوٹ جائیگی۔ جسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم آپس میں منافرت نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور تمہارا رب زائل ہو جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے

دوستوں کو چاہیے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ عارضی فائدہ کے لئے وہ کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے۔ تو غیر ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھالے گا۔ اور سلسلہ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ تو وہ کہے۔ کہ چلو مجھے اگر فائدہ نہیں ہوا

تو نہ ہسی سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے۔ یہ آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی مثال سب کے بھائیوں میں ہی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہ کو دیکھ لو۔

دین کے معاملہ میں

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے اصل بھائی وہی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ایک روز

حضرت ابو بکر رضی

تھیں بیٹھے ہرے باہی کر رہے تھے۔ کہ ان کا ایک بیٹا جو بدر میں مسلمان ہوا تھا۔ کہنے لگا اباجان احد کے موقع پر میں ایک پیغمبر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کہ آپ وہاں سے گزرے۔ اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا۔ مگر میں نے خیال کیا۔ کہ اپنے باپ کو کیا مارا ہے۔ حضرت ابو بکر نے یہ بات سنی تو فرمایا خدا نے مجھے ایمان نصیب کرنا تھا۔ اس لئے تزیح گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں مجھے دیکھ لیتا۔ تو مجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی۔ جو ناقابل برداشت تھی۔ پس اگر میں مجھے دیکھتا۔ تو میں نے مجھے وہی قتل کر دینا تھا۔ پھر دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص نے تہک کی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی۔ کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گندہ اور ناپاک ہے۔ وہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ اس فقرہ کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے۔ کہ آپ اسے قتل کریں۔ اور غالب آپ ہی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے۔ کہ اسے قتل کیا جائے۔ اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کہ اگر

آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا تو ممکن ہے۔ میرا غصہ مجھے کسی وقت دھوکا دے۔ اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھ کر غصہ میں آ جاؤں۔ اور اسے مار دوں اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اس لئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں۔ کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں۔ تاکہ کسی

مسلمان بھائی کا بغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا۔ کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتے اس پر وہ واپس چلا گیا۔ مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیت کر لی

کہ میں نے اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دینا جب تک کہ وہ اپنے فقرہ کو واپس نہ لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہ جھٹ تلوار لے کر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ کہ اونٹ سے اتر آ داس نے یہ الفاظ کہے تھے۔ کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو۔ پھر وہاں کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کبھی خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذیل آدمی یعنی خود بائبل

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے نکال دیکھا۔ اس نے تلوار نکال لی۔ اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اونٹ سے اترو اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے۔ اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے۔ تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اڑا دوں گا۔ باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیکھا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اترتا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے۔ تب اس کے بیٹے نے

رستہ چھوڑا اور کہا۔ اب جاؤ جب خدا کے رسول نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے۔ تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا عشق تھا۔ کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ کے بالکل الٹ فقرہ نہ کہلوا لیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اس وقت تک اس نے اسے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

مجھے یاد ہے۔ ہماری جماعت میں ایک غصے مگر نیم پاگل شخص تھا۔ جسے لوگ

فلاسفر کہا کرتے تھے

اصل میں وہ مداری تھا اور لوگوں کو ہتھکنڈے دکھایا کرتا تھا۔ مگر چونکہ وہ مدینہ میں رہتا تھا۔ لوگ اسے فلاسفر کہا کرتے تھے۔ کہیں وہ غصے میں آ جاتا۔ تو نیم پاگل بھی ہو جایا کرتا تھا۔ جب کبھی مالی لحاظ سے اسے تنگی محسوس ہوتی تھی۔ وہ لاہور چلا جاتا۔ اور لٹڈے بازار میں تماشے دکھانا شروع کر دیتا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں پھر رہا تھا۔ کہ

کس نے

حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی ہتھ کردی۔ اس پر اسے غصہ آ گیا۔ اور اس نے اس دکاندار کو پیشا۔ یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے فلاسفر کو مارنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ

خواجہ کمال الدین صاحب

لاہور سے آئے۔ تو انہوں نے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس شخص نے ہمیں ذلیل کر دیا ہے۔ یہ لوگوں کو مارتا ہے۔ اور پھر لوگ اس کو مارتے ہیں۔ اور

جماعت کی بدنامی

ہوتی ہے۔ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بلایا اور فرمایا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ تم لوگوں پر سختی کرتے ہو۔

اسلام سے سختی کرنے سے منع کیا ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو نہیں صبر کرنا چاہئے میں نے بتایا ہے کہ وہ بیچارہ پاگل سا انسان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نصیحت کی تودہ۔

بڑے جوش سے کہنے لگا

کہ میں دہنے دیکھنے میں یہ نصیحت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ کے پیرو کو کوئی شخص گالی دے تو آپ اس سے صابانہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے ہیں اور میرے پیرو کو کوئی گالی دے۔ تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص گالی دیتا ہے تو آپ کو غصہ آجاتا ہے مگر جب میرے پیرو کو کوئی گالی دیتا ہے۔ تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ غرض یہ اس کی کیفیت تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ مقدمہ ہوا جس میں عداوت نے آپ کو جرم نامہ کی سزا دی تھی تو تو گریں میں وقت چھوٹا تھا مگر مجھے یاد ہے کہ وہ فیصلہ دالے دن پختہ اٹھانے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے یہ پیغمبر چھپا کر کھانا میں نے چاہا ہے۔ اور اگر مجھ پر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سزا دی تو میں نے اسے زندہ نہیں چھوڑنا اس پتھر سے اس کا سر پیوڑ دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپ نے کچھ دیر تک گفتگو کر دیے جنہوں نے اس کو پکڑ لیا اور آپ نے زبیا جب تک ہم عداوت سے باہر نہ آجائیں اور پھر گھوڑا بیچ جائیں اسکو نہ چھوڑا جاتا مگر

اس کی یہ حالت تھی

کہ وہ کا پیتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے اسے آج مار کر چھوڑنا ہے۔ تو جب بھی خدا تعالیٰ کی دہ سے کوئی شخص آتا ہے۔ اس کی محبت لوگوں کے دل میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی محبت کی یہ حسوسیت برتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب یہ محبت ختم ہو سمجھ لو کہ تمہارا ایمان بھی ختم ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا۔ تو اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میرا اپنی جان دے کر بھی اسکو بچانے کی کوشش کروں گی۔ ذرا سے سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا ایمان کو رو ہے۔ اگر لڑائیوں میں ترقی کا سوال آتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ اس پر تمہاری طرف ہے۔ لیکن تم نہیں سمجھتے تو تمہارے دوسرے بھائی کی جتنی مٹنی ہوتی ہے۔ تو جیہ تک تم پر اور ذرا لڑائی لگاؤ کہ

اسے اس کا حق مل جائے اس وقت تک تم بچے سو سن نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ایمان کا ان کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پڑھوں اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ تم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے اور تمہیں باہم محبت اور اخوت پیدا کر دی ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ غریبی پیدا ہو جائے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور انہیں اپنے مفاد کے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا وہ فقروں سے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غائب آجاتے ہیں اور کو رو دہ ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتور دن کو بھنگ دیتے ہیں ایک دفعہ سرگودھا کے ایک گاؤں میں لڑائی ہوئی اس میں احمدی صرف تین تھے اور ان کے مقابلہ میں سارا گاؤں تھا۔ مگر تین آدمیوں نے سارے گاؤں کو بھنگ دیا۔ مجھے جب یہ خبر پہنچی تو میں نے پوچھا کہ صرف تین آدمیوں نے سارے گاؤں کو کس طرح بھنگ دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگوں نے باہر نکل کر ہمیں مقابلہ کے لئے لگایا اور کہا کہ کوئی احمدی ہے تو ہمارے مقابلہ میں آجائے تو ہم تمہارا ان کے مقابلہ میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اور اس طرح مقابلہ کیا کہ سارا گاؤں بھاگ گھڑا رہا اور ہم اس وقت تک وہاں نہ آئے جب تک کہ انہوں نے اپنے گھر دہیں داخل ہو کر گھڑیاں نہ لگائیں۔ بلکہ اس کے بعد گاؤں کے بڑے بڑے آدمی ہمارے پاس آئے۔ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑتے اور منتیں کرتے کہ ہم پر پھوڑنا کرنا اسی طرح ایک اور امدا گاؤں میں صرف دس احمدی تھے مگر جب

لوگوں نے مخالفت کی

تو وہ دس آدمی گاؤں کے گاؤں کو شہرت دے کر آئے۔ یہ ایمان اور سہل کی محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ اگر ان کے دونوں میں یہاں نہ ہوتا تو اتنی جرات ان میں کس طرح پیدا ہوتی۔ اسی طرح نادبان میں ایک دہندہ سکون نے عوی۔ جن کے مقابلہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کے لئے پہنچ گئے

میر محمد اسحاق صاحب

جو اس مدرسہ کے افسر تھے وہ بھی دہان

چاہیے۔ میں نے حکم دے دیا تھا کہ کوئی بڑا ان سے ڈرے مگر سکون نے حکم کر دیا اس پر بڑے آخر لڑنے ہی ہوتے ہیں۔ انہوں نے بھی ان کا مقابلہ شروع کر دیا۔ اور فقروں کی دہر کے بعد ہی سکون نے ہاتھ شریعت کر دیا۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنا کر نہ تھے کہ ایک سکھ جو بڑے لمبے قد کا تھا اور چھوٹے سے بھی ایک فٹ اونچا تھا۔ اور جو خود ایک فوجی خاندان میں سے تھا اور اس کا باپ اور بھائی بھی فوج میں ملازم تھے۔ وہ مارے ہاتھ جلا آ رہا تھا اور اس کے پیچھے مدرسہ احمدیہ کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس نے اپنے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا تھا۔ میرے قریب پہنچ کر وہ سکھ بڑی محبت سے مجھے ہتھ لگا کر کڑی صاحب میری اس لڑکے سے جان بچانے مجھے اس دلت جرت ہوتی کہ یہ لڑکا اس کی ٹانگ سے بھی چھوٹا ہے۔ اور اس نے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا ہے مگر یہ اتنا ڈر رہا ہے کہ اس کے حواس بھی بھاگتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میری جان خطرے میں ہے بہر حال میں نے اس لڑکے کو روک دیا کہ ہمارے دو تو

جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو اتنی دہریں بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر ایمان کو ہمیشہ جائز خود پر استعمال کرنا چاہیے۔ ناچار خود پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بائبل اور کتابیں کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے بائبل لگائی۔

میں مجھے ہاتھ کے لئے اپنے ہاتھ نہیں لڑھا۔ کوئی شخص اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو ان سے ہمارے۔ حالانکہ اصل معنی اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجے میں تو مرنے لگاؤں۔ یعنی میری اصل کوشش یہی ہو گی کہ تیرا جو درد ہو جائے۔ گویا مومن ایسے حالات میں بھی صبر کرے اس کی جان خطرے میں ہو۔ صرف اتنا چاہتا ہے کہ شہرہ دور کر دے۔ یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی نامائز تکلیف پہنچے پس اپنے اندر ایمان پیدا کر

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کر

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ مومن ہی ہے۔ جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کے لئے بھی تیار ہو اور آپ بچے ہو کر بھی اپنے بھائی کو ادب بچا کرنے کا کوشش کرتا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں خالصتاً انٹھیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاص بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو ان سے بچتے ہوں ان کو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر ممکن ہو تو عزیزوں سے بھی نیکی اور حسن سلوکی کو اور ان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دے اور انہیں ادب کر کے اور ترقی کے میدان میں آگے سے چلنے کی کوشش کرو کیونکہ جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

ترقی کی دوڑ

آج تمام دنیا ترقی کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہے۔ وہ تو میں اس دوڑ میں دوسروں سے بہت جلد آگے بڑھ سکتی ہیں۔ جن کا پیریس مضبوط ہو۔ اور جن کی آواز دور تک جا سکتی ہو۔ آپ اپنے قومی اور مرکزی اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت دے کہ اس ترقی کی دوڑ میں بہت آسانی سے دوسروں سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (مفسر الفضل بولہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کو بہتر بناتی ہے۔

وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں

فرمایا۔ "یاد رکھو! قربانی کا بہترین وقت جوڑی سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دفتر اول کے بائیسویں سال کا وعدہ کر نیوالے ہیں یا وہ جو دفتر دوم کے بار چھٹیوں سال کا عہد اپنے امام کے حضور بامشراح صدر پیش کرنے والے ہیں ان کو واضح طور پر معلوم ہے کہ تحریک جدید کے جذبہ کی ادائیگی میں المسابقون میں آنے کا آخری وقت ۳۱ جولائی ہے۔

دکیل المال تحریک جدید کا دفتر آپ کے دماغ اور وصولی کی اطلاع دے کر آپ سے درخواست کر رہا ہے کہ آپ وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں اس طرح کہ ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے خواہ قطدار۔ خواہ ایک مشت ایسا وعدہ ہو جس کا پورا کر لیں تا آپ کے اس اقدام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھئی خوش ہوں اور خوش ہو کر اپنے خدام کے لئے دعا فرمائیں۔ دکیل المال تحریک جدید رہو

داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ بہاول پور

در خطے کی آخری تاریخ پچھلے ۱۵۔ کورس ایک سال۔ فیس داخلہ۔ فیس داخلہ ۱۵۰ روپے

1. Short Hand (English and Urdu)
2. Book-keeping
3. Type Writing (English & Urdu)
4. Office Routine & Business Methods
5. English & Urdu (F.A. Standard)

عملی کام مختلف سرکاری دفاتر میں دو ماہ ہرگاہ۔ (ریاست نامہ ۱۹۵۶ء ۲۷)

داخلہ ولیج ایڈورس ٹریننگ کلاس لائپور

درخواستیں نام پرنسپل تربیت گاہ ترقی دیہات لائپور کے ہیکل پہنچانی لازم۔ مجوزہ خدام ہر ماہ پراسپیکٹس چار آنے میں تربیت گاہ مذکورہ اور سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنسپل لائپور سے ملتی ہے۔

دوران ٹریننگ وظیفہ ۵۰ روپے ماہوار۔ تقرری پر گریڈ ۶۰-۶۵-۷۰-۱۰۰-۱۲۰ روپے

عرصہ ٹریننگ ایک سال۔ ششماہی ٹیبل میں ۳۰ تا ۳۵۔ شادی شدہ بھڑوں کو جو ایک ساتھ ٹریننگ حاصل کرنا ترجیح دی جائے گی۔ بیرونی کم از کم پانچ ماہ کی عمر ہو۔ باشندہ ضلع نظرگسری۔ زمان۔ لائپور جھنگ۔ شیخوپورہ یا سرگودھا (نوائے وقت ۲۲ ۱۹۵۶ء)

(ناظر تعلیم رہو)

درخواست کے لئے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور کان جامعہ و دوستان تادیبان اعلیٰ صحت کا مدد حاصل کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اکرم دیک شعلہ ایم ای، لاہور، ایف جی کولہ وال تحصیل سیالکوٹ

(۲) چوہدری علم الدین صاحب امیر جافت احمد پھانسی ضلع شیخوپورہ (سابقہ گنداپور) غرض تین ماہ سے بیمار ہیں اور راجہ جی صاحب امیر۔ صاحب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کے لئے دعا فرمائیں آمین۔ ایم وارث شاہ، انگلش نیچر سہیل پور، شیخوپورہ

(۳) محترمہ صاحبہ بیگم صاحبہ ایڈووکیٹ صاحبہ چوہدری احمد شکر خان صاحبہ مرحومہ امت ڈسٹریکٹ سے بوجہ رضائی غائبہ اور ضعف دل بید ہیں۔ اہل بیت دعا کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام نبی سید زئی، لاہور، جامعہ احمدیہ ڈسٹرکٹ ضلع سیالکوٹ

تربیتی کلاس

۱۵ سے ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء تک رپورہ میں منعقد ہوگی

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر تربیتی کلاس کا انعقاد ضروری خدام الامت میں پیش پڑھنا ضروری ہے فیصلہ کیا گیا کہ تربیتی کلاس کے بارے میں گذشتہ فیصلہ جات کی تعمیل کی جائے۔ چنانچہ ان فیصلہ جات کی روشنی میں تحریر ہے کہ۔

- (۱) ارسال ہر کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں ۱۵ اگست سے ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء تک رپورہ میں منعقد ہوگی۔
- (۲) مجالس کو کم از کم ایک نمائندہ مجوزہ خدام ضروری ہے جو یہاں سے واپس جا کر مجالس میں تربیت کرے۔
- (۳) ہر مجلس اپنے راجہ کی خود پوزیشن یا اس کی کسر یہ ایک نمائندہ ضرور بھجوائے۔
- (۴) نمائندگان کا خرچہ جس میں روپے ۱۵ نمائندہ ہوگا۔ اس میں خرچہ خوراک اور ہائوس شامل ہے۔
- (۵) جو مجالس ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء تک سالانہ اجتماع کا چند سو فی صدی اور کر دیں۔ وہ سو فی صدی کسر یہ ایک نمائندہ بلیز خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ ورنہ خرچہ خرچہ داہنت کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر اس مجلس کا چند سالانہ اجتماع۔ سالانہ اجتماع تک سو فی صدی اور بھجوائے تو مجلس مرکز تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے اس مجلس کے نمائندہ کا خرچہ واپس کر دیں گی۔
- (۶) بیرونی مجالس سے اگر ۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء تک کم از کم سینتیس نمائندوں کے آنے کی اطلاع ملے گی۔ یا ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء تک ۱۵ نمائندے مرکز میں پہنچ گئے تو کلاس جوگی ورنہ نہیں۔ اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک بھی پوری نہ ہوئی تو کلاس نہیں ہوگی۔
- (۷) اس کلاس میں شامل ہونے والا نمائندہ کم از کم ڈال پاس ہو اور قرآن کریم ناظر پڑھا سکتا ہو۔
- (۸) نمائندگان آٹھ کاپیاں اور تلم بائیس وغیرہ ہر ماہ لائیں۔ موسم کے مطابق بستر سادہ لانا ضروری ہے۔

امید ہے کہ جلد مجالس اس طرف فوری توجہ کریں گی۔ نمائندہ کا خرچہ مبلغ تین روپے بھجوا کر دفتر کو بھی اطلاع دی جائے۔ نائب محمد خدام الامت مرکز رپورہ

ایک بک بائینڈر کی ضرورت

لائپور شہر میں ایک احمدی دوست کو ایک بک بائینڈر کی اشد ضرورت ہے۔ بک بائینڈر کو تنخواہ یا تنطیکہ پر جس طرح وہ پسند کرے رکھا جائے گا۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریزیڈنٹ کی سفارشی سے جلد نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔ ناظر امور عامہ رہو

اعلانات دارالقضاء

- (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ مرزا اسلم حیات بیگ صاحب چوہدری شریف احمد صاحب باجرہ ایڈووکیٹ لائپور کو تین سال کے لئے لوکل قاضی لائپور منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔
 - (۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ امیر لائپور نے چوہدری عبدالعزیز صاحب کو تین سال کے لئے قاضی ضلع نظرگسری (سندھ) منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔
- (ناظر دارالقضاء رہو)

علی احمد صاحب پر ویسی کہاں ہیں!

علی احمد صاحب پر ویسی دارالمدائن میں صاحب ساکن پورن ٹکرسیا کوٹ قریب چار ماہ سے اپنے گھر سے کہیں چلے گئے ہوتے ہیں۔ ان کی اولیاء اور بچے پریشان ہیں۔ اگر وہ خود پچھلے بائیس دوست کو پوری قضا کا علم جو تو ان کے پتے سے جلد اطلاع دیں۔ خلیفہ عبدالرحیم اکالی بلڈنگ محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

الجزائر کی لڑائی فرانس کو بہت مہنگی پڑے گی

مہیبا اخراجات کی وجہ سے افسانہ زدکا اندیشہ
جیسے ۱۹۴۹ء میں۔ الجزائر وسیع پیمانے پر فوجی مہم کے لیے میناء اخراجات اور قیمتوں
میں روز افزوں اضافے اور بجٹ میں خسارے کی وجہ سے خزانہ و فراڈ زر کی بونیا کیوں
کے قریب پہنچ چکا ہے۔

سول قوانین میں ترمیم کی تجویز

لاہور ۲۶ جون۔ مغربی پاکستان کے ایک
رکن اسمبلی مسٹر یوسف افضل الدین نے تجویز پیش
کی ہے کہ، تخت عدالتوں سے مذہبی عقیدوں
اور اصولوں کے متعلق مقدمات کی سماعت کا
اختیار لینے کے لئے سول تواریخ میں ترمیم
کی جائے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ جب
تک ایسا نہیں کیا جائے گا۔ محض مس مفاد کے
لوگ عوام مذہبی اور طبقاتی جذبات کو بھڑکانے
کے لئے ملک کے سول قانون کا غلط استعمال
کر سکتے ہیں۔

مسٹر جوڑوانے یہ تجویز بھی پیش کی
کہ جب تک ان قوانین میں ترمیم نہیں کی جاتی
عدالت عالیہ کو اس بات پر تیار رکھنی چاہئے
کہ تخت عدالتوں میں مذہبی مقدمات کے لئے
جو پیشی کے قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے
اور جن مقدمات میں براہ راست کسی شخص کا مذہبی
عقیدہ زیر بحث ہو۔ ان کی کارروائی عدالت
عالیہ میں کی جائے۔

مالکانہ۔ درگئی اور رسول کی بجلی

رائلپور اور سیالکوٹ چھینا دی گئی

پشاور ۲۶ جون کل یہاں ایک پریس
نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مشائی مرکز کے بجلی کے
تاروں کو دسٹری عورت سے ملا دینے سے مالکانہ
درگئی اور رسول کے ہائیڈرو پوائنٹوں کا تعلق
رائپور اور سیالکوٹ کے ڈپریٹل مشینوں
سے قائم ہو گیا ہے۔ اس اقدام سے صوبائی
حکومت مالانہ و سیالکوٹ کو لوہہ پھینکا دی گئی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دینے

باوقرتی ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ
فرانس کے وزیر خزانے نے گذشتہ ہفتہ اپوز
مالاکی، مانی کیوں کو بتایا کہ فرانس و فراڈ زر کے
قریب پہنچ چکا ہے۔

قرض ہے کہ اس سال الجزائر میں جیت
پسندوں کے خلاف نہیں، اپنی فوجی مہم
کے سلسلے میں فرانس کو دو کھرب اونٹنی اور
زرک کے اخراجات پر دولت کرنے پڑیں گے۔
انہیں ذرائع کی اطلاع کے مطابق فرانس
ذریعہ خزانے کو بتایا کہ ملکی خزانہ بجٹ
کے خسارے کو کم کرنے کے لئے صرف نو کھرب
فرانک مہیا کر سکتا ہے۔ اب بھی فراڈ زر
کی مصیبت سے بچ نکلا ممکن ہے۔ کیونکہ ابھی
بیک چند کروڑ فرانک جو خارج نہیں ہو سکے
تھے، مالی سال ختم ہونے پر مل سکیں گے۔
اس ضمن میں اس وقت تک جو ذرائع اختیار
کئے گئے ہیں ان میں قیمتوں کی کمی و طرح طرح
کی مہمانی کی موجودہ شرح کو برقرار رکھنا
اور ٹیکسوں میں اضافے کی تجدید تلاش ہیں۔

طیارے کے حادثے میں

۲۵ ہلاک۔ ۲۰ مجروح

لاگوس ۲۶ جون۔ گذشتہ شب لاہور۔
۱۔ سی کا ایک ساڑھو ہزار طیارہ کانو کے
پروانے سے روانگی کے چند منٹ بعد
پہاڑی کو تباہ ہو گیا۔ اس طیارہ میں جو پیلوٹ
کے راستے لندن جا رہا تھا ۵۴ م ساڑھو سو
تھے۔ ابتدائی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے
کہ ۲۴ مسافروں ہلاک ہو چکے ہیں اور ایک ساڑھو
لاپتہ ہے۔ ۲۰ ساڑھو ہلاک ہونے سے
تاریخ گئے۔ لیکن وہ سب کے سب ایک ہی
بالکل محض چکے ہیں۔

زمانہ علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کا قائم کردہ دو احادیث جو ان کے شاگرد حکیم نظام جان
صاحب کی نگہانی میں باصناعت خلق کر رہے ہیں۔ یہی عورتوں کے پیچیدہ اور لاعلاج
امراض کا مکمل اور نئی علاج ہے۔ ایسی تکلیف دہ چیزیں جہاں پہلے باہر پڑا پریشانی
ہوتا ہے۔ انہیں بھی لیسر اور لیسن کے محض مذاقاً ملنے کے فضل اور استاذی المکرم
کے علم حکمت سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں میوہ ہسپتال سے بھی مائل
آدام نہ آسکا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو گئی ہیں۔ معائنہ کے
نئے نئے تجربات زمانہ انتظام ہے۔ ہزار ہا لاعلاج عورتیں شفا یاب ہو چکی ہیں۔ آپ بھی
محرّم نہ رہیے۔ جو بطلب امور کے لئے جو باہمی غلطیوں سے
بیر حکیم نظام جان اینڈ سنر چوک گھنٹہ گھر کو جوہر الوالہ

موتی سرمہ

خارش لگے، اچھالا، پھولا
پر بال، دھند غبار پلکیں گرنے
کے لئے اکیسیرے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ دس
نور کیمیکل فارمیسی دیال کنگھ منشن
مال روڈ لاہور

ایسٹرن پرفیومری کمپنی

کے ماہی بنانے
عطر سینٹ، امیر آئل، امیر ٹانگ
رہوہ کے ہر دو کاندلا کر لیتے ہیں

دوائی فضل الہی استعمال
سے بفضل تعالیٰ لڑکا پیدا
ہوتا ہے۔ آپ بھی اس سے
فائدہ اٹھائیے قیمت مکمل کو روپے ۱۹/۰
لیسر دو احادیث خدمت خلق رہوہ

مقصد زندگی
احکام ربانی
اسٹی صفحہ کار سالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الدین سکندر آبادکن

ادقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

نمبر سردس	پہلی سردس	دوسری سردس	تیسری سردس	چوتھی سردس	پانچویں سردس	شیشویں سردس	ساتویں سردس	آٹھویں سردس	نویں سردس	دسویں سردس
ان سرگودھا برائے لاہور	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۱/۲	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲	۱۱ ۱/۲	۱۲ ۱/۲
ان لاہور برائے سرگودھا	۲ ۱/۲	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۱/۲	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲	۱۱ ۱/۲
ان کوہاٹ برائے سرگودھا	۱ ۱/۲	۲ ۱/۲	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۱/۲	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲
ان سرگودھا برائے کوہاٹ	۱ ۱/۲	۲ ۱/۲	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۱/۲	۹ ۱/۲	۱۰ ۱/۲

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا چکے گئے اور سرگودھا کے کوہاٹ اور کوہاٹ کے لاہور سرگودھا چکے ہیں۔
(جنرل نیچر)

لاہور کے معشرات:- مؤرخ ۱۳ جون بوقت ۸ ۱/۲ بجے شب چوہدری احمد الدین صاحب
دومہرا الدین صاحب بجا رہتہ دم فوت ہو سکے۔ ان اللہ وانا ایلہ را جعون۔
رحمہم اللہ صاحب مرحوم ایک شخص احمدی تھے۔ پتیلہ دوست محمد بن اکیلے احمدی
ہونے کی وجہ سے بہت تکلیف اور مصائب کا باعث ہوا۔ صاحب دھانڈا بن
کراڑھو کے ایسا سا دکھان کہ جس میں عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ سے
آپیں شہ آیین شیخ محمد بشیر آزاد رہاوی چھوڑنے کی حالت احمدی سرگودھا کے محمد وہمات

